کے نظام معاشی کو جس حصہ میں پیش کیا گیا ہے اس میں بھی یہ کسر محسوس ہوتی ہے کہ اسلام کے اصولوں پر جدید عہد کے بڑے بڑے معاشی مسائل کو حل کر کے نہیں دکھایا گیا۔ مثلاً موجودہ بنکنگ سسٹم کو اڑا دینے کے بعد تجارتی وصنعتی کاروبار کو چلانے کے لیے کس نوعیت کے ادارے قائم کیے جا سکتے ہیں؟ مشین کے ذریعہ سے صنعت و تجارت میں جو مرکزیت پیدا ہو گئی ہے اس کے نقصانات کا علاج کیا ہے؟ مزدور، ملازم اور مزارع کے تحفظ کے لیے انتہائی تدابیر کیا ہو سکتی ہیں؟ وغیرہ۔ اس غرض کے لیے زکوٰۃ، عُشر اور تقسیم وراثت کے احکام مرتب کر دینا کافی نہیں بلکہ موجودہ دور کی معاشی زندگی کا پورا جائزہ لینا اور اصولِ اسلام میں اس کے مسائل کا تفصیلی حل تلاش کرنا ناگزیر ہے۔

امید ہے کہ صدیقی صاحب آئندہ ایڈیشن میں ان کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

غایۃ البراعۃ فی معرفۃ علم البلاغۃ۔ الملقب بانوارِ عثمانیہ از جناب الحاج ابی النصر رحمۃ العلی خان اسامی خطیب جامع سیکریالی، گجرات (پنجاب) صفحات ۳۱۲ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی رحمت علی خاں صاحب موضع سیکریالی، گجرات (پنجاب)

عربی زبان کے علم معانی پر جو لٹریچر موجود ہے اس سے استفادہ کر کے یہ کتاب لکھی گئی ہے اور غالباً مؤلف کا مدعا یہ ہے کہ عربی کے معلّمین و متعلّمین متفرق کتابوں سے بے نیاز ہو کر اس ایک کتاب سے کام چلا سکیں اس لحاظ سے یہ ایک اچھی کوشش ہے اور درس نظامی کے طرز پر کام کرنے والی عربی درسگاہیں اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ مولف نے اس کتاب کی تالیف میں جدت سے قطعی احتراز کیا ہے اور متقدمین کے راستہ سے ایک انچ نہیں ہٹے ہیں۔ لیکن عربی زبان میں عربی علم بلاغت پر قلم اٹھانے کے لیے ایک صاحب قلم کو جس لسانی استعداد کی ضرورت ہے، غالباً اس کا صحیح اندازہ حاجی صاحب کو نہیں تھا ورنہ غایۃ البراعۃ میں عربی الفاظ (مثلاً شجاعۃ) کا اردو تلفظ دیکھنے میں نہ آتا۔

کتاب العشر والزکوٰۃ از جناب مولانا عبد الصمد رحمانی صاحب۔ صفحات ۱۹۸ قیمت فی جلد ۲ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ امارت شرعیہ، پھلواری شریف، ضلع پٹنہ (صوبہ بہار)